السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَہی تبکی فقلت: ما یبکیک؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَعْنِي فِي الْمَنَامِ - وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَالَكَ [ص:1738] يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

یہ حدیث روایۃ اور درایۃ کیسی ہے؟ کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ خواب سچ ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث روایۃ سخت ضعیف وناقابل اعتبار بلکہ مردود ہے۔ کیونکہ سلمی البکریہ مجہول الذات والحال ہیں۔ اور مجہول العین کی روایت بالاتفاق غیر مقبول ہے، اور اگر بالفرض قابل التفات ہو بھی تو حدیث (من رانی فی المنام فقد رانی او فقد رانی الحق) کی رو سے اگرچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی ہی صورت مثالی دیکھی تھی، لیکن چونکہ یہ محض ایک خواب ہے

اس لئے اس سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوسکتا، اور نہ کسی مسئلہ پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

پس اس حدیث سے سالانہ اظہار رنج وغم اور حزن وملال پر استدلال انتہائی جہالت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 526

محدث فتویٰ